Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون ۳۴۹

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۲۵ جمادی الاول ۱۳۹۵ھ ۶ احسان ۱۳۵۴ہش ۶ جون ۱۹۷۵ء | نمبر ۱۲۷

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہمارا مشاہدہ اور تجربہ ہے کہ قرآن کریم دِل کی آنکھ کھولتا ہے اور علوم غیب عطا فرماتا ہے

وہ خدا جس کے ملنے میں انسان کی نجات ہے بجز قرآن کی پیروی کے ہرگز نہیں مل سکتا

"ہمارا مشاہدہ اور تجربہ اوران سب کا جو ہم سے پہلے گذر چکے ہیں اِس بات کا گواہ ہے کہ قرآن شریف اپنی رُوحانی خاصیّت اور اپنی ذاتی روشنی سے اپنے سچّے پیرو کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور اس کے دِل کو منوّر کرتا ہے اور پھر بڑے بڑے نشان دکھلا کر خدا سے ایسے تعلقات بخش دیتا ہے کہ وہ ایسی تلوار سے بھی ٹوٹ نہیں سکتے جو ٹکڑے ٹکڑے کرنا چاہتی ہے۔ وہ دل کی آنکھ کھولتا ہے اور گناہ کے گندے چشمہ کو بند کرتا ہے اور خدا کے لذیذ مکالمہ مخاطبہ سے مشرف بخشتا ہے اور علوم غیب عطا فرماتا ہے اور دعا قبول کرنے پر اپنے کلام سے اطلاع دیتا ہے اور ہر ایک جو اس شخص سے مقابلہ کرے جو قرآن شریف کا سچّا پیرو ہے خدا اپنے ہیبت ناک نشانوں کے ساتھ اس پر ظاہر کر دیتا ہے کہ وہ اس بندہ کے ساتھ ہے جو اس کے کلام کی پیروی کرتا ہے۔"

(چشمۂ معرفت)

"وہ خدا جس کے ملنے میں انسان کی نجات اور دائمی خوشحالی ہے وہ بجز قرآن شریف کی پیروی کے ہرگز نہیں مل سکتا۔ کاش جو میں نے دیکھا ہے لوگ دیکھیں اور جو میں نے سُنا ہے وہ سُنیں اور قصّوں کو چھوڑ دیں اور حقیقت کی طرف دوڑیں۔ وہ کامل علم کا ذریعہ جس سے خدا نظر آتا ہے وہ میل اُتارنے والا پانی جس سے تمام شکوک دُور ہو جاتے ہیں وہ آئینہ جس سے اس برتر ہستی کا درشن ہو جاتا ہے خدا کا وہ مکالمہ اور مخاطبہ ہے جس کا میں ابھی ذکر کر چکا ہوں۔ جس کی رُوح میں سچائی کی طلب ہے وہ اُٹھے اور تلاش کرے۔ مگر یہ راہ کس طریق سے کھُلے گی اور حجاب کس دعا سے اُٹھے گا؟ میں سب طالبوں کو یقین دلاتا ہوں کہ صرف اسلام ہی ہے جو اس راہ کی خوشخبری دیتا ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۲۸، صفحہ ۱۲۹)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۶ر احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:-

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہتر ہے، الحمد للہ

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و سلامتی کے ساتھ رکھے اور کامیابیوں اور برکتوں سے معمور لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۶ر احسان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:-

طبیعت کل سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے، الحمد للہ۔ عزیزم نواب محمد احمد صاحب تاحال کراچی میں زیرِ علاج ہیں۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ نیز اللہ تعالیٰ آپ کے فرزندِ اکبر محترم نواب محمد احمد خان صاحب کو اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے اور عمرِ دراز سے نوازے۔

آمین

ممبران مجلس کارپرداز
برائے سال ۵۵-۱۳۵۴ہش / ۷۶-۱۹۷۵ء

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سال ۵۵-۱۳۵۴ہش / ۷۶-۱۹۷۵ء کے لئے مجلس کارپرداز کے مندرجہ ذیل ممبران کی منظوری مرحمت فرمائی ہے:-

1. مکرم صوفی غلام محمد صاحب — ممبر
2. ، ، مولانا عبدالمالک خان صاحب — ممبر
3. ، ، مولوی نور محمد نسیم سیفی صاحب — ممبر
4. ، ، سید مسعود مبارک شاہ صاحب — سیکرٹری
5. خاکسار ابوالعطاء جالندھری — صدر

(صدر مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ)

فضلِ عمر درس القرآن کلاس

امسال فضلِ عمر درس القرآن کلاس ۱۵ر جون سے ۳۰۔جون ۱۹۷۵ء تک ہوگی جس کے نصاب میں علاوہ قرآن مجید اور دیگر مضامین کے ایک سو منتخب احادیث بھی شامل ہیں۔ مجموعہ احادیث کی چھپوائی کا کام جاری ہے۔ سب طلبہ وطالبات کو اس کا ایک ایک نسخہ پیش کیا جائے گا۔ انشاء اللہ

ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد
(تعلیم القرآن)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۶ احسان ۱۳۵۴ھ
۶ جون ۱۹۷۵ء

مومنوں کو پیش آنیوالا خطرہ اور اس کا سدِّباب

مومنوں کو دُنیا میں ایک آزمائش سے ضرور دوچار ہونا پڑتا ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک طرف دنیا اور اُس کی زینتیں اُسے اپنی طرف کھینچتی ہیں اور دوسری طرف اسے حکم یہ ہے کہ وہ دُنیا اور اس کی زینتوں کی طرف ہرگز مائل نہ ہو بلکہ ان سے دامن بچاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی طرف دوڑے، اُس کی جناب میں جھکے اور اُس کی رضاء کو منتہائے مقصود بنائے، جیساکہ فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ ؕ (الذّٰریٰت ۵۱) اور اَنِیْبُوْٓا اِلٰی رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝ (الزمر آیت ۵۵) سے ظاہر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جہاں اپنی جناب میں جھکنے اور اس کی رضاء کو اپنا منتہائے مقصود بنانے والوں کو دنیا اور آخرت میں ملنے والی دائمی خوشی اور خوشحالی کی عظیم الشان بشارتوں سے نوازا ہے وہاں دُنیا اور اس کی زینتوں کی طرف مائل ہونے اور انہیں ہی اپنا مقصود بنانے والوں کو اس کے دردناک انجام سے ایک تمثیل کے ذریعہ بڑی وضاحت کے ساتھ آگاہ فرما کر اس سے بچنے کی نہایت حکیمانہ انداز میں تلقین فرمائی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ دُنیا اور اس کی زینتوں کے انجام سے خبردار کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِى الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ؕ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰٮهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطٰمًا ؕ وَفِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝ (الحدید آیت ۲۱)

ترجمہ:۔ اے لوگو! جان لو کہ دُنیا کی زندگی محض ایک کھیل ہے اور دل بہلاوا ہے اور زینت حاصل کرنے اور آپس میں فخر کرنے اور ایک دوسرے پر مال اور اولاد میں بڑائی جتانے کا ذریعہ ہے۔ اِس کی حالت بادل سے پیدا ہونے والی کھیتی کی سی ہے جس کا اُگنا زمیندار کو بہت پسند آتا ہے اور وہ خوب لہلہاتی ہے مگر آخر تُو اس کو زرد حالت میں دیکھتا ہے اور پھر اس کے بعد وہ گلا ہوا چُورا ہو جاتی ہے اور آخرت میں (ایسے دنیاداروں کے لئے) سخت عذاب مقدر ہے اور بعض کے لئے اللہ کی طرف سے مغفرت اور رضاء الٰہی مقدر ہے اور ورلی زندگی محض ایک دھوکہ کا فائدہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اِس آیت میں دنیا اور اِس کی زینتوں کے انجام کا ذکر کرکے یہ بتایا ہے کہ جو لوگ دنیا اور اس کی زینتوں کی طرف راغب ہو کر انہیں ہی اپنا منتہائے مقصود بنا لیتے ہیں آخر کار انہیں اِسی دُنیا میں بہت عبرتناک انجام سے دوچار ہونا پڑتا ہے اور آخرت کا دردناک عذاب اِس پر مستزاد ہوگا۔ ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے بعض ایسے لوگوں کا بھی ذکر کیا ہے جن کے لئے مغفرت اور رضاء الٰہی مقدر ہے۔ بلاشبہ یہ وہی لوگ ہوتے ہیں جو دنیا اور اس کی زینتوں کی طرف راغب نہیں ہوتے بلکہ ان سے انقطاعِ کلّی اختیار کرکے خدا تعالیٰ کی طرف جھکے رہنے کو اپنا شعار بناتے اور اپنے ہر کام میں رضاء الٰہی کو مدّنظر رکھتے ہیں۔

دنیاداروں اور اللہ والوں کے مابین یہ امتیاز اُس وقت نمایاں ہو کر سامنے آتا ہے جب اللہ تعالیٰ لوگوں کو دُنیا پرستی کے جذام سے نجات دلانے کے لئے اپنے کسی مامور کو مبعوث فرماتا ہے۔ وہ مامور من اللہ فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ کی ندا بلند کرتا ہے۔ ابتداءً چند سعید فطرت لوگ دنیا کو تیاگ کر اُس کی آواز پر لبیک کہتے اور رضاء الٰہی کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کرنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔

برخلاف اِس کے جو لوگ دنیا اور اس کی زینتوں میں غرق ہوتے ہیں وہ نہ صرف یہ کہ اُس کی آواز پر لبیک نہیں کہتے بلکہ اپنی طاقت نیز مال اور اولاد کی کثرت کے گھمنڈ میں اللہ والوں کی مختصر سی بے زر اور بے زور جماعت کو کالعدم کرنے پر تُل جاتے ہیں۔ چنانچہ جب اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا تو کفّارِ مکّہ جو دنیا اور اس کی زینتوں میں غرق تھے اور دُنیوی عیش و آرام کو ہی جنہوں نے اپنا منتہائے مقصود بنا رکھا تھا اپنی طاقت نیز مال اور اولاد کی کثرت کے گھمنڈ میں ہی آپؐ کے اور آپؐ پر ایمان لانے والے معدودے چند کمزور افراد کے درپئے آزار ہو کر آپؐ کو اپنے مشن میں ناکام کرنے پر تُل گئے۔ اُس وقت اللہ تعالیٰ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے دنیادار مخالفین کے انجام سے اِن الفاظ میں آگاہ فرمایا:۔

فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝ (التوبہ آیت ۵۵)

ترجمہ:۔ پس تُو ان کے مالوں اور اولاد پر تعجب نہ کر۔ اللہ صرف یہ چاہتا ہے کہ ان مالوں اور اولادوں کے ذریعہ سے ان کو اِس دنیا کی زندگی میں عذاب دے اور یہ کہ ان کی جانیں ایسے وقت میں نکلیں کہ وہ منکر ہی ہوں (اور اِس طرح اگلے جہان میں بھی دردناک عذاب کے مورد بنیں)۔

اور ساتھ ہی دُنیا اور اس کی زینتوں میں غرق رہنے والوں کو مخاطب کرکے اللہ تعالیٰ نے یہ امر اُن پر واضح فرمایا کہ آخرت پر دنیا کو ترجیح دینے اور دنیوی اموال میں ہی مگن رہنے کی وجہ سے وہ فائدہ نہیں کما رہے بلکہ سراسر نقصان اُٹھانے کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوْۤا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّاَكْثَرَ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ؕ فَاسْتَمْتَعُوْا بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَالَّذِىْ خَاضُوْا ؕ اُولٰۤٮِٕكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰۤٮِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ (التوبہ آیت ۶۹)

ترجمہ:۔ (یہ عذاب) ان لوگوں (کی سزا) کی طرح ہوگا جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ وہ لوگ تم سے زیادہ طاقتور تھے نیز زیادہ مالدار ہونے کے علاوہ زیادہ اولاد رکھتے تھے۔ پس انہوں نے اپنے حصہ کے مطابق فائدہ اُٹھایا اور تم نے اپنے حصہ کے مطابق اسی طرح فائدہ اُٹھایا جس طرح کہ تم سے پہلے لوگوں نے اپنے حصہ کے مطابق فائدہ اُٹھایا تھا۔ تم نے بھی اسی طرح ہنسی مذاق کیا جس طرح اُن پہلے لوگوں نے ہنسی مذاق سے کام لیا تھا۔ (اِس کا نتیجہ یہ ہوا) ان کے عمل دُنیا کے متعلق بھی اور آخرت کے متعلق بھی ضائع ہو گئے اور وہ نقصان اُٹھانے والے بن کر رہے (یعنی اسی طرح تمہارے عمل بھی ضائع ہو جائیں گے اور تم بھی سراسر نقصان اُٹھا کر رہو گے)۔

چنانچہ دنیا اور اس کی زینتوں کو منتہائے مقصود بنانے اور حق کی مخالفت کرنے کی وجہ سے کفّارِ مکّہ کو ناکامیوں سے دوچار ہونا پڑا جبکہ اللہ تعالیٰ کی جناب میں جھکنے والے اور رضائے الٰہی کو اپنا منتہائے مقصود بنانے والے حق پرست بالآخر ایک کامیابی کے بعد دوسری کامیابی سے ہمکنار ہوتے چلے گئے اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی بشارتیں ان کے حق میں پوری ہو کر رہیں۔

مخالفینِ حق تو دنیا اور اس کی زینتوں کی طرف جھکے ہوئے ہوتے ہی ہیں مومنوں کے متعلق بھی اس امر کا خطرہ ہوتا ہے کہ کہیں ان میں سے بھی بعض لوگ شیطان کے بہکائے میں آکر رضاء الٰہی کی بجائے دُنیا اور اس کی زینتوں کی طرف مائل نہ ہو جائیں اور اس طرح خسارہ اُٹھانے والوں میں جا شامل ہوں۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے بار بار قرآنِ مجید میں مومنوں کو مخاطب کرکے انہیں حکم دیا ہے کہ وہ شیطان کی باتوں میں نہ آئیں اور اس کے نقشِ قدم پر چل کر خسرانِ مبین میں مبتلا نہ ہوں۔ ان کی کامیابی تمام تر اس امر پر منحصر ہوتی ہے کہ وہ دُنیا اور اس کی زینتوں کی طرف مائل ہوئے بغیر رضائے الٰہی کو اپنا منتہائے مقصود بنائیں اور ہر لمحہ اور ہر آن اللہ تعالیٰ کی جناب میں جھکے رہیں اُسے ہی اپنا کارساز بنائیں اور اُسی پر توکّل رکھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاپان میں تبلیغ اسلام

لٹریچر کی تقسیم * انفرادی تبلیغ * جاپان ٹیلی ویژن پر انٹرویو
آسٹریلیا کے سفیر سے ملاقات اور قرآن مجید کی پیشکش * ایک اجلاس کے موقع پر
تبلیغ اسلام کی سعادت

محترم مولوی عطاء المجیب راشد صاحب ایم اے مبلغ جاپان

(۲)

آسٹریلیا کے سفیر سے ملاقات

۶ مئی ۱۹۷۵ء کو جاپان میں آسٹریلیا کے سفیر ہز ایکسیلینسی MR. REGINALD THOMAS سے ملاقات کرنے کا موقع ملا۔ ملاقات آسٹریلیا کے سفارت خانہ میں ہوئی اور تقریباً پون گھنٹہ تک جاری رہی۔ ہز ایکسیلینسی مسٹر تھامس جاپان میں سفیر ہونے سے قبل تین سال تک پاکستان میں اپنے ملک کے سفیر رہ چکے ہیں۔ سفیر مذکور نے پاکستان میں اپنے قیام کے خوشگوار تاثرات کا اظہار کیا اور بتایا کہ وہ جماعت احمدیہ اور ربوہ کے نام سے کسی حد تک متعارف ہیں تاہم اس ملاقات کے دوران جماعت احمدیہ کے بارہ میں تفصیل سے بات چیت کرنے کا موقع ملا۔ خاکسار نے جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے لگایا ہوا یہ پودا بفضلہ تعالیٰ اب عالمگیر وسعت اختیار کر گیا ہے اور دنیا کے بیشتر ممالک میں ہمارے تبلیغی مراکز قائم ہیں۔ ان کوششوں کو اللہ تعالیٰ نے اس قدر نوازا ہے کہ قوموں کی تاریخ کے لحاظ سے ایک مختصر عرصہ میں دنیا بھر میں احمدیوں کی تعداد ایک کروڑ سے تجاوز کر چکی ہے۔ سفیر مذکور چونکہ عیسائی عقائد سے دلچسپی رکھتے تھے اس لئے عیسائیت کے بارہ میں تفصیل سے بات ہوئی۔ سفیر مذکور کو بتایا گیا کہ جماعت احمدیہ حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت کی قائل نہیں ہے اور صلیبی موت کے ثابت نہ ہونے کی صورت میں عیسائیت کے جملہ عقائد یکے بعد دیگرے گرتے چلے جاتے ہیں۔ صلیبی موت کی تردید میں بائیبل سے بعض دلائل کا بھی ذکر کیا گیا۔ جس کو سفیر موصوف نے بہت دلچسپی سے سُنا۔

ملاقات کے آخر میں خاکسار نے ہز ایکسیلینسی مسٹر تھامس سفیر آسٹریلیا کی خدمت میں قرآن مجید کے انگریزی ترجمہ کا ایک نسخہ اور جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع کی جانے والی بعض کتب تحفہ کے طور پر پیش کیں جن کو آپ نے شکریہ کے ساتھ وصول کیا۔ پیش کی جانے والی کتب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ افریقہ سے متعلق کتاب AFRICA SPEAKS بھی شامل تھی اس کتاب کو دیکھ کر جس سے جماعت احمدیہ کی عظمت اور وسعت کا ثبوت ملتا ہے سفیر موصوف بہت متاثر ہوئے۔

انفرادی تبلیغ اسلام

ان تبلیغی کوششوں کے دوش بدوش تبلیغ اسلام کا ایک بہت مؤثر ذریعہ انفرادی بات چیت اور گفتگو ہے جس کی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے باقاعدہ توفیق مل رہی ہے۔ ایک بہت بڑا طبقہ تو ایسے لوگوں کا ہے جنہوں نے کبھی اسلام کا نام ہی نہیں سنا۔ ان لوگوں سے ابتدائی ملاقات میں اسلام کا ابتدائی تعارف کروایا جاتا ہے۔ یہ مواقع قریباً ہر روز اور جا بجا ملتے ہیں کئی موقع پر تفصیلی گفتگو کا موقع بھی مل جاتا ہے۔ جاپان میں آنے کے چند روز بعد ٹوکیو یونیورسٹی میں موازنہ مذاہب کے پروفیسر MR. SECHIEL سے ایک ہوٹل میں ملاقات ہوئی۔ اس موقع پر خاکسار نے انہیں یہ بتایا کہ مذہب کا اصل مقصد نفس اور معاشرہ کی اصلاح کرنا ہے۔ اسلام کی تعلیمات کا مرکزی نقطہ بھی یہی ہے اگرچہ سب لوگ یکساں طور پر اصلاح یافتہ نہیں ہوتے تاہم اسلام زندگی کے ہر شعبہ میں ایسی مناسب تعلیم دیتا ہے جو ہر ایک کے لئے ہدایت اور ترقی کا موجب بنتی ہے اور کسی کی استعداد سے بالا نہیں۔ انسانی ہمدردی کا سوال آیا تو خاکسار نے بتایا کہ جماعت احمدیہ نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے محدود وسائل کے باوجود مغربی افریقہ میں متعدد سکول اور ہسپتال قائم کئے ہیں جو ان علاقوں کے لوگوں کی بے لوث خدمت کر رہے ہیں۔ ان خدمات کو سن کر پروفیسر مذکور نے بہت خوشی اور مسرت کا اظہار کیا اور سراہتے ہوئے کہا کہ میں ان خدمات کی دل سے قدر کرتا ہوں۔

بعض اوقات تبلیغی گفتگو میں دلچسپ لطائف بھی آجاتے ہیں۔ ۱۴ فروری کو SHIBUYA سٹیشن کے باہر REV. MOON کے پیروکار بڑی کثرت سے اپنا لٹریچر تقسیم کر رہے تھے۔ ایران سے آئی ہوئی ایک خاتون نے مجھے لٹریچر دیا تو اس سے بات شروع ہو گئی۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تم یہ بتاؤ کہ REV. MOON اگر خدا کا بیٹا ہے تو کیا اس نے کوئی معجزہ بھی دکھایا ہے پہلے تو وہ سوچ میں پڑ گئی۔ پھر کہنے لگی کہ ابھی پچھلے دنوں REV. MOON نے ۱۸ ہزار جوڑوں کی جو شادیاں کروائی ہیں کیا وہ معجزہ سے کم ہیں؟ میں نے کہا کہ اول تو یہ کوئی معجزہ کی بات نہیں کیونکہ دنیا میں جگہ جگہ شادی کا انتظام کروانے والے ادارے دن رات یہی کام کرتے ہیں اگر تمہارا اصرار ہے کہ یہ ایک معجزہ ہے تو ہماری جماعت میں اس قسم کے معجزات بارہا رونما ہو چکے ہیں بلکہ ایسے احمدی مردوں اور عورتوں کی باہم شادیاں بھی ہوتی رہتی ہیں جو مختلف نسلوں، گروہوں اور قومیتوں سے تعلق رکھنے والے ہوتے ہیں۔ یہ بات اس کے لئے اس قدر حیرت کا موجب ہوئی کہ مزید بات کئے بغیر وہاں سے چلی گئی۔

۱۱ مارچ کو ٹوکیو کے مرکزی ڈاک خانہ میں فرانس سے آئے ہوئے ایک نوجوان سے ملاقات ہوئی۔ بات چیت میں جب اسلامی تعلیمات کا ذکر آیا تو وہ کہنے لگا کہ میرے خیال میں اسلام عالمگیر مذہب نہیں بلکہ صرف گرم ممالک کے لئے ہے۔ اس کی وجہ میرے خیال میں شراب اور سؤر کی حرمت ہے۔ جن کا استعمال گرم علاقوں میں زیادہ نقصان دہ ہے۔ سرد علاقوں میں نہیں۔ خاکسار نے انہیں بتایا کہ یہ درست نہیں بلکہ اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے پھر متعدد مثالوں سے اس امر کی وضاحت کی کہ اسلام نے جن اشیاء کو حرام قرار دیا ہے ان کے نقصانات عالمگیر ہیں۔ یہ ممانعت سردی یا گرمی کی بناء پر نہیں بلکہ ان بے شمار اخلاقی، روحانی اور جسمانی نقصانات کی وجہ سے ہے جو ان چیزوں کے استعمال سے ہوتے ہیں اور یہ نقصانات دنیا کے کسی بھی خطہ میں خواہ وہ گرم علاقہ ہو یا سرد دیکھے جا سکتے ہیں۔

سفر کے دوران بھی انفرادی بات چیت کے بڑے اچھے مواقع مل جاتے ہیں۔ ۱۱ مارچ کو YOKOHAMA کے ساحلِ سمندر پر تین پاکستانی نوجوانوں سے ملاقات ہوئی وہ کویت کے ایک جہاز میں ملازم تھے اور جہاز کے ساتھ یہاں آئے تھے۔ ان سے تبلیغی بات چیت ہوئی KAMAKURA اور HAKONE LAKE جانے کا موقع ملا۔ اس ایک سفر میں چار مختلف قومیتوں کے لوگوں سے تبلیغی بات چیت کا موقع ملا۔ بمبئی کے رہنے والے ایک ہندو سے جو ان دنوں امریکہ میں کاروبار کرتے ہیں تفصیل سے بات ہوئی اسی طرح ساؤتھ افریقہ اور جرمنی کے دو افراد نے اسلام کے بارہ میں متعدد سوالات کئے جن کے جوابات دیئے گئے۔ ایک جاپانی لڑکی نے جو اسلام سے کسی حد تک متعارف تھی متعدد سوالات دریافت کئے جن کے جوابات دینے کا موقع ملا۔ ہر موقع پر یہ محسوس کیا اور یقین پختہ تر ہوتا چلا گیا کہ اسلام کی تعلیمات انسانی فطرت کے عین مطابق ہیں اور انسانی ذہنوں میں ابھرنے والے ہر حقیقی سوال کا تسلی بخش جواب اسلامی تعلیمات میں پہلے سے موجود ہے۔

الغرض تبلیغ اسلام کا میدان بہت وسیع ہے اس کے مواقع بفضلہ تعالیٰ وافر تعداد میں ملتے رہتے ہیں اور ان سے حتی المقدور پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

بالآخر قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے

(باقی صفحہ ۔۔۔)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دین کا نام - اخلاقِ حسنہ اور اعمالِ حسنہ

مکرم میاں غلام رسول صاحب اعوان۔ بلاک وی۔ ڈیرہ غازیخان

یہ صحیح ہے کہ اخلاق کا درجہ عبادت سے بلند ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے ترازو میں سب سے زیادہ وزن حسنِ خلق کا ہے یہی نیکی ہے اور اسی چیز کی قیمت پڑے گی۔ دین کا دوسرا نام حسن اخلاق ہے۔ دین اس لئے آتا ہے تا انسانوں کے اخلاق درست ہوں۔ انبیاء کے آنے کی غرض ہی اخلاق سکھانا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ میں اخلاق فاضلہ کی تکمیل کے لئے آیا ہوں جس طرح حضور خاتم النبیین ہیں۔ اسی طرح خاتم الاخلاق بھی ہیں۔ اسی لئے انہوں نے اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ کا لقب پایا۔ ایک موقع پر فرمایا کہ ایمان کامل اس کا ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں۔ جو اخلاق سے تہی ہے وہ روحانیت سے تہی ہے اور جس میں روحانیت نہ ہو اسے دل کی پاکیزگی نہیں ملتی۔ اور جب تک دل پاک نہ ہو۔ نجات مشکل ہے۔ جاننا چاہیئے کہ اخلاق کسے کہتے ہیں اخلاق نام ہے۔ خندہ پیشانی سے ملنے کا۔ خدا کی راہ میں اس کی مخلوق پہ خرچ کرنے کا اور بنی نوع انسان کی سچی ہمدردی اور خیر خواہی کا۔ دوسرے لفظوں میں اخلاق۔ انسانوں سے حسنِ سلوک کرنے اور ان کی خدمت کرنے کا نام ہے۔ لکھا ہے کہ دنیا کی ہر ایک چیز انسان کیلئے ہے لیکن انسان دوسروں کی خدمت کے لئے ہے دیکھو انسان مرکر تو کسی کام نہیں آتا اگر وہ جیتے جی کسی کے کام نہیں آتا تو اس کی زندگی عبث ہے پس انسانوں کی بے غرض خدمت کرنا ہی اصل انسانیت ہے اسی لئے حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو انسان دوسرے کی پریشانی یا مصیبت دور کریگا۔ اللہ تعالیٰ اسکی پریشانی اور مصیبت قیامت کے دن دور کریگا جو کسی کے عیب پر پردہ ڈالیگا اللہ تعالیٰ بھی اسکے عیوب پر پردہ ڈالے گا اور جو کسی کو سہارا دینے میں لگا رہتا ہے۔ خدا تعالیٰ بھی اسکو سہارا دینے میں لگا رہتا ہے۔ پس اصل دین تو خدمتِ خلق ہے۔ اسی لئے انبیاء آتے ہیں کہ لوگوں کو اخلاق فاضلہ سکھائیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اخلاقی قوت سے لوگوں کو گرویدہ کیا اور عرب جیسی اُجڈ قوم کو تھوڑے عرصہ میں با اخلاق قوم بنا دیا۔ پس یاد رکھو کہ چند میٹھے بول اور عملی خیر خواہی دوسرے کی کایا پلٹ کر رکھ دیتی ہے۔ اور یہی سب سے بڑی کرامت ہے لکھا ہے کہ ایک یہودی عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر روزانہ راکھ ڈالا کرتی تھی اور یہی اس کا معمول تھا۔ آپ خاموشی سے گزر جاتے۔ چند دن وہ راکھ نہ آئی۔ حضور نے پوچھا کہ بات کیا ہے۔ بتلایا گیا کہ حضور وہ عورت بیمار ہے۔ آپ اسکی عیادت کو چلے جاتے ہیں۔ وہاں جا کر خیریت دریافت کرتے ہیں۔ دعا بھی کرتے ہیں اور علاج کے لئے مالی مدد بھی کرتے ہیں وہ عورت اُس حسنِ خلق کو دیکھ کر حیرت میں پڑ جاتی ہے کہ کہاں اس کا فعل اور کہاں یہ عظیم ہستی۔ ایسا انسان کبھی جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ اُسی وقت حلقہ بگوش اسلام ہو جاتی ہے نہ اپنے خاوند کی مخالفت کی پرواہ کرتی ہے نہ بچوں۔ عزیزوں اور رشتہ داروں کا خیال اُسے روکتا ہے۔ بلکہ سب روکیں اُٹھ جاتی ہیں اور ہمیشہ کے لئے محبت کی اسیری جاتی ہے۔ پس اخلاق فاضلہ ایسا ہتھیار ہے جو کبھی خالی نہیں جاتا۔ پس میرے عزیزو اور بھائیو۔ اخلاق فاضلہ سے اور سچی خیر خواہی سے دوسروں کے دلوں میں محبت پیدا کرو اور اس حلقہ کو اتنا وسیع کرو کہ ہر طرف لوگ آپ سے محبت کرنے والے ہوں۔ آپ کے پسینہ پر خون بہانے کے لئے تیار ہوں۔ اور آپ کے لئے دیدہ و دل فرش راہ کرنے والے ہوں۔ یہی جنت ہے۔ یاد رکھو۔ انسان اپنی جنت خود بناتا ہے۔ جب ہر طرف اس سے محبت کرنے والے ہوں تو اس کے لئے جنت نہیں۔ تو اور کیا ہے۔ اسی لئے فرمایا گیا ہے کہ مومن کے لئے دو جنتیں ہیں ایک اس دنیا کی جنت اور ایک دوسرے جہان کی جنت اور جو شخص کڑوے بول بولے۔ نکتہ چینی۔ عیب جوئی۔ بدزبانی۔ نفرت اور حقارت سے لوگوں سے معاملہ کرتا ہے۔ وہ اپنے دشمن خود آپ بناتا ہے۔ اور جس کے ہر طرف دشمن ہوں اس کے لئے جنت کہاں ہے۔ اس کے لئے تو اس جہاں میں بھی دوزخ ہے اور اُس جہاں میں بھی دوزخ۔ اسی لئے کہتے ہیں کہ اگر تم خوش رہنا چاہتے ہو تو دوسروں کو خوش رکھو۔ دوسروں کو ناراض کرکے تم کبھی بھی خوش نہیں رہ سکتے۔ پس لوگوں کے عیبوں کو نہ دیکھو بلکہ ان کی خوبیوں کو دیکھو اور اپنے عیبوں کو دیکھو جو اتنے زیادہ ہیں کہ اگر وہ دنیا کے سامنے ظاہر ہو جائیں تو لوگ تم کو منہ بھی نہ لگائیں۔ اللہ تعالیٰ کی ستاری ہے جو ڈھانپے رکھتی ہے اور پردہ دری نہیں کرتی اگر اپنی بدیوں پر نظر کرنا معمول بنالو تو تمہاری دنیا ہی بدل جائے۔ کسی نے بالکل سچ کہا ہے ؎

جب اپنے آپ سے تھے بے خبر رہے ڈھونڈتے لوگوں کے عیب و ہنر
پڑی اپنی برائیوں پہ جو نظر تو دنیا میں کوئی برا نہ رہا

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ بدظنی نہ کرو۔ تجسس نہ کرو۔ غیبت نہ کرو۔ الزام تراشی۔ تمسخر۔ استہزاء و ایذا رسانی سب چھوڑ دو کیونکہ یہ بد اخلاقیاں بدترین گناہوں میں سے ہیں۔ ان سے دوسروں کی خودداری کو صدمہ پہنچتا ہے ہر گناہ کی توبہ ہے لیکن بد اخلاقی کی توبہ نہیں۔ اس کی ضرور اس دنیا میں سزا ملے گی۔ وہ نہ مریگا۔ جب تک اس کی سزا نہ بھگت لے۔ ہر شخص اس معاملہ میں صاحب تجربہ ہے۔ مزید تشریح کی ضرورت نہیں۔ پس اسلام کی تعلیم یہی ہے کہ تمام بدخلقیاں چھوڑ دو اور ان کی بجائے دوسروں کو اپنے آپ سے بہتر خیال کرو کیونکہ تمہیں کیا معلوم کہ جس شخص کی نسبت تم بدظنی کرتے ہو یا اس کی عیب جوئی کرتے ہو یا اُس سے بغض اور حسد رکھتے ہو۔ اُس کا روحانی مقام تم سے بلند ہو۔ وہ تو بخشا جائے اور تم دھر لئے جاؤ۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک شخص تھا۔ اُس نے کسی دوسرے کو گنہگار دیکھکر خوب نکتہ چینی کی۔ اور کہا کہ یہ دوزخ میں جائے گا۔ قیامت کے دن خدا تعالیٰ اُس سے پوچھے گا کہ کیوں تجھے میرے اختیارات کس نے دے دئے تھے۔ دوزخ اور بہشت میں بھیجنے والا تو میں ہوں۔ تو کون ہے۔ جا میں نے تجھے دوزخ میں ڈالا۔ اور اس گنہگار کو بہشت میں۔ پس بقول حضرت مسیح موعودؑ ؎

بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اسی سے دخل ہو دارالوصال میں

اپنے آپ کو ہر ایک سے کمتر خیال کرو تب قبول کئے جاؤ گے شیطان کی طرح اَنَا خَیْرٌ مِّنْہُ نہ کہو کہ وہ مردود ہو گیا تھا مبارک ہیں وہ لوگ جو اپنے تئیں سب سے ذلیل اور چھوٹا سمجھتے ہیں ؎

کبیرا اچھا ہوا ہم نیچے بھلے سب کو کریں سلام
جے ہوتے گھر اونچ کے کہاں ملتا بھگوان

پس مسلمان وہ ہے جس کی زبان سے اور ہاتھ سے دوسرا مسلمان محفوظ ہے۔ اگر تم دوسروں کو ایذا دوگے یا ان کے دل دکھاؤ گے تو خود بھی ایذا سے محفوظ نہ رہ سکوگے۔ اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق بہت پیاری ہے۔ جو اسکی مخلوق کو ستائے گا۔ وہ اس کی پاداش سے بچ نہ سکے گا۔ اس کی کوئی نیکی قبول نہ ہوگی کیونکہ شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ لوگوں کو ایذا دینا ہے ؎

ہزار گنج عبادت ہزار گنج کرم
ہزار طاعتِ شب ہا ہزار بیداری
ہزار روزہ و تسبیح صد ہزار نماز
قبول نیست اگر خاطرے بیازاری

پس تیری حیات کا مقصد یہ ہو کہ تیرے وجود سے دنیا فائدہ اٹھائے اُسے سکھ اور آرام ملے تو نافع الناس ہو۔ بھولے بھٹکوں کو راہ دکھائے۔ زخم خوردوں کی مرہم پٹی کرے۔ غریبوں کو اپنے سینے سے لگائے۔ یعنی خدا تعالیٰ کی صفات کا مظہر بن جائے اگر تو ایسا کرے گا۔ تو دن کو [illegible] خدا کو پالے گا اور جسے وہ مل جائے اُسے حیاتِ ابدی مل گئی۔

تبلیغی جماعت کے افراد کے لئے تو اور بھی زیادہ ضروری ہے کہ وہ اخلاق فاضلہ کی مدد سے لوگوں کے دلوں میں راہ پیدا کریں۔ اخلاق کی قومی سطح کو بلند رکھیں کہ یہی سب سے بڑی تبلیغ ہے دیکھو ہل چلائے بغیر زمین میں کاشت نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح جب تک اخلاق فاضلہ کی مدد سے لوگوں کے دلوں کو نرم نہ کرو گے۔ تبلیغ کا بیج ضائع جائے گا۔ پس جیت اسی قوم کی ہے۔ جو ایثار اور قربانی کو اپنا شعار بناتے ہیں۔ ؎ لطف کن لطف۔ کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش اور سرداری اسکو ملتی ہے۔ جس کا شیوہ خدمتِ خلق ہو۔ ؎ ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد۔ یہی دین ہے۔ اور یہی اسلام ہے۔

بقیہ صفحہ ۳

کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس سرزمین میں اسلام کی تبلیغی ترقی اور وسعت کے سامان مہیا فرمائے ہماری کوششوں کو اپنے بے انتہا فضلوں سے نوازے اور ہمیشہ مقبول خدمتِ دین کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۵)

مسل نمبر ۲۲۰۶۷

مَیں صفیہ بیگم زوجہ چوہدری رشید احمد باجوہ صاحب قوم باجوہ پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ۳۱۲ ج۔ب کھوالی ۔ ضلع لائلپور ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶؍۱۲؍۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۔/۵۰۰ روپے

۲۔ زیور طلائی وزنی ½ تولہ مالیتی ۔/۱۰۰۰ روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں ۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ ۔ صفیہ بیگم ۳۱۲ ج۔ب کھوالی ضلع لائلپور ۔ گواہ شد چوہدری امیر احمد وصیت نمبر ۱۱۶۵۷ ۳۱۲ ج۔ب کھوالی ضلع لائلپور ۔ گواہ شد چوہدری رشید احمد ولد چوہدری امیر احمد ۳۱۲ ج۔ب کھوالی ضلع لائلپور ۔

مسل ۲۲۰۶۸

مَیں روشنائی بی بی زوجہ میاں عمر حیات صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ٹکڑا ۵۸/۴ ضلع لائلپور ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱؍۴؍۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے ۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۔/۵۰۰ روپے ۔

۲۔ زیور طلائی وزنی ½ تولہ مالیتی ۔/۱۰۰۰ روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں ۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔

الامۃ ۔ روشنائی بی بی ۵۸/۴ ٹکڑا کلیرکلاں براستہ کمالیہ ضلع لائلپور ۔ گواہ شد میاں عمر حیات وصیت نمبر ۱۳۶۲۵ (خاوند موصیہ) گواہ شد محمد شفیع ولد احمد صاحب ۵۸/۴ ٹکڑا ۔ ضلع لائلپور ۔

مسل ۲۲۰۶۹

مَیں فاطمہ بی بی بیوہ محمد عبد اللہ صاحب ۔ قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال ۔ پیدائشی احمدی ساکن ۵۸/۴ ٹکڑا ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱؍۴؍۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے ۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ ۔/۱۰۰ روپے

۲۔ زیور طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی ۔/۱۴۰۰ روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں ۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔

الامۃ ۔ فاطمہ بی بی بیوہ محمد عبد اللہ صاحب ۵۸/۴ ٹکڑا براستہ کمالیہ ضلع لائلپور ۔ گواہ شد میاں عمر حیات وصیت نمبر ۱۳۶۲۵ ۵۸/۴ ٹکڑا ضلع لائلپور ۔ گواہ شد محمد شفیع ولد احمد صاحب ۵۸/۴ ٹکڑا ضلع لائلپور ۔

مسل نمبر ۲۲۰۷۰

مَیں صالح محمد خان ولد فتح محمد خان صاحب قوم لودھی پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن روزہل ماریشس ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵؍۲؍۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۔/۲۰۰ روپیہ ہے ۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے

العبد ۔ صالح محمد خان شاہد مبلغ سلسلہ مقیم ماریشس ۔ گواہ شد صدیق احمد منور ولد میاں مہر الدین صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن ماریشس ۔ گواہ شد رشید حسین ولد محمد حسین صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ماریشس ۔

مسل نمبر ۲۲۰۷۱

مَیں عبد الرحمن ولد شہاب الدین صاحب قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۵۴ سال بیعت ۱۹۴۳ء ساکن کولمبو سیلون ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵؍۴؍۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے ۔

۱۔ مکان ایک عدد رقبہ ۳۰ مرلہ مالیت ۔/۱۵۰۰ روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں ۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔

اس وقت مجھے مبلغ ۔/۷۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا ۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔

العبد ۔ قریشی عبد الرحمن کولمبو ۔ سیلون (لنکا) ۔ گواہ شد ایم ۔ احمد کولمبو ۲ سیلون (لنکا) گواہ شد محمد اسماعیل محمد فاروق کولمبو سیلون (لنکا) ۔

(باقی)

چندہ خالد و تشحیذ

خریداران خالد و تشحیذ نیز قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ وہ ہر دو رسائل کا چندہ بھجواتے وقت کوشش فرمائیں کہ چندہ بذریعہ منی آرڈر مینیجر خالد و تشحیذ کے نام بھجوائیں ۔ چندہ بذریعہ چیک یا منی آرڈر مینیجر کے نام بھجوانے میں دفتر کو سہولت ہوگی ۔ نیز خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں ۔

(مینیجر خالد و تشحیذ الاذہان ربوہ)

مرکزی سالانہ امتحانات

خدام کے مرکزی امتحانات مورخہ ۸ ؍جون ۱۹۷۵ء بروز اتوار منعقد ہو رہے ہیں ۔ سوالات کے پرچے ارسال کر دیئے گئے ہیں ۔ خدام بھائیوں سے گزارش ہے کہ پوری تیاری کر کے امتحان میں شامل ہوں ۔ قائدین کرام حل شدہ پرچے جلد واپس ارسال فرمائیں جو زیادہ سے زیادہ ۱۵ ؍جون ۱۹۷۵ء تک مرکز میں پہنچ جائیں ۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ہفتۂ وصولی

مجالس خدام الاحمدیہ ماہ احسان / جون

آجکل گندم کی فصل برداشت ہو رہی ہے ۔ زمیندار خدام کے لئے موقع ہے کہ وہ اپنا سالانہ بجٹ یکمشت ادا کر کے اپنے فرض سے سبکدوش ہو جائیں ۔

مجالس خدام الاحمدیہ کے قائدین سے التماس ہے کہ ماہ جون میں ہفتہ وصولی منائیں اور خدام سے سالانہ چندہ مع بقایا وصول کرنے کی کوشش کریں ۔ نیز اپنی کارگزاری کی رپورٹ مرکز کو ارسال کریں ۔ (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

میرے چچا محترم چوہدری شکر دین صاحب سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بانگا ضلع سیالکوٹ ۱۰؍ مئی ۱۹۷۵ء کو بوقت فجر بعمر ۹۵ سال وفات پاگئے ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۔

مرحوم موصی تھے اسلئے جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں دوسرے دن نماز فجر کے بعد محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی ۔ موصی ہونے کی وجہ سے تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی ۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا عبد المالک خان صاحب نے ہی دعا کرائی ۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین

(سردار خان مکان ۵ گلی ۶ کرم آباد ۔ وحدت روڈ ۔ لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی

نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:-

"انبیاء علیہم السلام جو توکل اور تفویض اور تحمل اور مجاہدات افعالِ خیر میں سب سے بڑھ کر ہیں ان کو بھی بہ رعایتِ اسباب ظاہری مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ کہنا پڑا۔ خدا نے بھی اپنے قانونِ تشریعی میں بہ تصدیق اپنے قانونِ قدرت کے تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی کا حکم دیا۔"

مخلصین جماعت احمدیہ نے اپنے امام کے ہر مطالبہ پر نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ کا نعرہ بلند کیا اور غلبۂ اسلام کی عظیم مہم میں ان کا ہر قدم آگے بڑھتا چلا گیا۔ اب ان کا فرض ہے کہ اپنی شاندار روایات کے پیش نظر "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کو مضبوط بنائیں۔ جن وعدہ کنندگان نے پہلے مرحلہ کا چندہ پورا ادا نہیں کیا وہ پہلے ۱/۵ حصہ پورا کر کے دوسرے مرحلہ کا چندہ شروع کر دیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

فضلِ عمر درس القرآن کلاس کی طالبات کیلئے ضروری اطلاع

جیسا کہ اعلان ہو چکا ہے فضلِ عمر درس القرآن کلاس اب ۱۰ر جون کی بجائے ۱۵ر جون سے شروع ہوگی۔ لہذا اب طالبات ۱۴ر جون کی شام تک ربوہ پہنچ جائیں۔ آنے سے قبل اطلاع دیں تاکہ رہائش کا مناسب انتظام کیا جا سکے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

مجلس انصار اللہ کا سالانہ بجٹ ۱۹۷۵ء

مجالس انصار اللہ میں سے بعض مجالس ایسی ہیں کہ ابھی تک ان کی طرف سے ۱۹۷۵ء کا سالانہ بجٹ موصول نہیں ہوا۔ تمام زعماء مجلس انصار اللہ سے گزارش ہے کہ اپنی اپنی مجلس کا بجٹ تیار کر کے مرکزی دفتر میں بھجوائیں نیز چندہ کی وصولی کی کوشش بھی فرمائیں وباللہ التوفیق۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

بجلی کی رو بار بار فیل ہو جانے کا اذیّت ناک سلسلہ

بجلی عوام کی سہولت اور آرام کے لئے مہیا کی جاتی ہے لیکن اگر اس کی سپلائی کی صورت یہ ہو کہ ہر پندرہ بیس منٹ کے بعد اس کی رو فیل ہو جائے اور آنکھ مچولی کا یہ کھیل ۲۴ گھنٹے متواتر اور مسلسل جاری رہے اور غیر محدود عرصہ کے لئے جاری رہے تو صاف ظاہر ہے کہ یہ صورت حال عوام کو سہولت پہنچانے کی بجائے اُن کے لئے ایک اذیت ناک سزا سے کم نہیں ہے۔

کچھ ایسی ہی حالت سے ایک لمبے عرصہ سے اہلِ ربوہ دوچار ہیں روزانہ دن کو بھی اور رات کو بھی اتنی کثرت کے ساتھ بجلی کی رو فیل ہوتی ہے کہ اس کا شمار ممکن نہیں رہ جاتا۔ مثلاً ۵ر جون بروز جمعرات بجلی کی سپلائی کی حالت یہ رہی کہ صبح چھ بجے سے ساڑھے نو بجے تک تو مسلسل بند رہی۔ اس کے بعد دن بھر میں کم و بیش دس پندرہ مرتبہ وقفہ وقفہ سے اس کی رو فیل ہوتی رہی بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ سخت گرمی کے اس موسم میں یہ صورتِ حال لوگوں کے لئے کس درجہ تکلیف کا باعث بنتی ہے متعلقہ محکمہ کے مقامی کارکنان کو بار بار توجہ دلائی جاتی رہی ہے لیکن ابھی تک کوئی اثر بظاہر نظر نہیں آتا۔ ہم محکمہ کے اعلیٰ اور ذمہ دار حکام کی توجہ اس طرف مبذول کراتے ہیں شاید ان کی توجہ سے صورتِ حال میں کچھ اصلاح ہو سکے اور عوام شدید گرمی کے اس موسم میں بجلی بار بار فیل ہونے کی وجہ سے جس اذیت میں مبتلا ہیں اس کے ازالہ کی کوئی صورت نکل سکے۔

خُدّام ہفتۂ وصولی منائیں

۸ر احسان تا ۱۵ر احسان ۱۳۵۴ ہش
۸ر جون تا ۱۵ر جون ۱۹۷۵ء

خدا کے فضل اور رحم سے کئی مجالس خدام نے اپنا بجٹ آمد سو فیصد پورا کر دیا ہے اللہ تعالیٰ ان مجالس کے خدام اور عہدیداران کو جزائے خیر بخشے اور مزید خدمت کی توفیق دے۔ آمین!

دوسری طرف ابھی تک جبکہ خدام الاحمدیہ کے سال کے ۷ ماہ سے زائد گزر چکے ہیں۔ بہت سی ایسی بھی مجالس ہیں جنہوں نے اپنا تدریجی بجٹ بھی پورا نہیں کیا۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے تجویز کیا گیا ہے کہ مجالس خدام الاحمدیہ ۸ر جون سے ۱۵ر جون تک ہفتۂ وصولی منا کر نہ صرف یہ کہ بقایاجات اکٹھے کریں بلکہ کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ مجالس اس ہفتہ میں سو فیصد ادائیگی کا امتیاز حاصل کر لیں۔

اس ہفتۂ وصولی (۸ر جون تا ۱۵ر جون) میں چندہ مجلس، چندہ اجتماع، چندہ مجلس اطفال، اجتماع اطفال کے علاوہ دیگر مدات خصوصاً تعمیر ہال اور ہمراہ ائے خدمت کی طرف بھی آپ کی خاص توجہ کی ضرورت ہے۔

امید ہے قائدین مجالس اپنے تمام وسائل بروئے کار لا کر جماعت کے اس عظیم نمونہ کی پیروی کریں گے جس کے نتیجے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے الفضل مورخہ ۱۱ر مئی ۱۹۷۵ء میں جماعت کو ایک خاص پیغام میں مبارکباد دی ہے۔

اس ہفتہ کو کامیاب بنائیں اور ان ایام میں زیادہ سے زیادہ وصولی کی کوشش فرمائیں۔

نوٹ:- وصول شدہ رقوم ۲۰ر جون تک مرکز میں بھجوا دیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

۱- الحاجہ شریف بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد اشرف صاحب مرحوم ڈاور بلڈنگ ہال روڈ لاہور مختصر سی علالت کے بعد ۱۳ر ۷۵ کو گنگا رام ہسپتال میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن وفات سے تین چار دن قبل مرحومہ کو ایک حادثہ پیش آیا تھا جو جان لیوا ثابت ہوا۔ مرحومہ اپنے خاندان میں واحد احمدی خاتون تھیں۔ خوش اخلاق، مہمان نواز اور سب کی خدمت کرنے والی تھیں۔ سلسلہ کی تمام تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ اپنے خاوند مرحوم کی طرف سے بھی باقاعدہ چندہ دیتی تھیں۔ حج کی سعادت سے بھی مستفیض ہوئیں۔

موصیہ ہونے کی وجہ سے ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی میں اپنے خاوند مرحوم کے پہلو میں دفن کی گئیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(دلدار احمد نیر۔ لائل پور)

۲- میری خوشدامن حمیدہ بیگم صاحبہ زوجہ بابو نور الٰہی صاحب مرحوم اٹھر ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور ۱۳ر مئی ۱۹۷۵ء گیارہ بجے شب گوجرانوالہ میں انتقال کر گئیں۔ ۱۴ر مئی کو جنازہ ربوہ لایا گیا مولانا عبدالمالک خان صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں اور اپنی اولاد کو بھی نماز باجماعت کی تلقین کرتی تھیں۔ نہ صرف اپنوں بلکہ غیروں سے بھی مشفقانہ اور ہمدردانہ سلوک کرتی تھیں اس لئے سارا محلہ اس وفات پر سوگوار تھا۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آپ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کر کے خود حامی و ناصر ہو۔ آمین

خاکسار

مشتاق احمد انور او۔ ٹی

گورنمنٹ ہائی سکول مریدکے ضلع شیخوپورہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴